بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

اسلامی انشورنس یا تکافل............

گزشتہ شمارہ میں ہم نے لکھا تھا کہ: "......افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آزادی کے بعد سے اب تک ہم بعض معاملات میں اور بالخصوص معاشی معاملات میں ہنوز انگریز کے غلام ہیں اب بھی ہمارے ہاں سودی نظام رائج ہے اور اس کے خلاف کوئی مؤثر کاروائی مقتدرہ کی جانب سے عمل میں نہیں آرہی......متبادل نظام، اسلامی بنکاری اور اسلامی تکافل کا نظام ملک میں شروع ہوا ہے مگر اس کی نیم دلانہ سرپرستی کے سبب اس کی رفتار تیز نہیں ہوسکی......ضرورت ہے کہ اب سود کو کلی طور پر چھوڑ دیا جائے اور مغربی نظام انشورنس کی جگہ تکافل کے نظام کو لینے دی جائے......"

ہمارے معزز قارئین میں سے بعض نے پوچھا ہے کہ انشورنس کا متبادل کیا ہے؟ اور تکافل کو بیمہ یا انشورنس کا متبادل کیسے کہا جاسکتا ہے اور کیا تکافل وہ ضروریات پوری کرتا ہے جو بیمہ اور انشورنس سے ہوتی ہیں اگر ہاں تو پھر فرق کیا ہوا؟ چنانچہ اس بار ہم بیمہ پر ایک مستقل مضمون شائع کررہے ہیں نہ صرف یہ بلکہ اس سلسلہ میں اسلامی نظریاتی کونسل میں جو بحث اس موضوع پر ہوئی اسی کا ایک حصہ اس مضمون میں ہے......

بیمہ کے بارے میں یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں اس پر مستقل مضمون جو شامل اشاعتِ ہذا ہے مطالعہ کرلیا جائے تاہم تکافل کے حوالہ سے چند معروضات پیش خدمت ہیں۔ تکافل درحقیقت ایک اجتماعی مسئلہ (انشورنس) کا جائز یا مباح حل یا متبادل ہے۔

تکافل، انشورنس کے حلال متبادل کے طور پر لایا گیا ہے کیونکہ مروجہ انشورنس میں موجود، ربا، قمار اورغرر جیسے مفاسد موجود ہیں جن کی بناء پر انشورنس یا بیمہ کو حرام قرار دیا گیا۔ چنانچہ علماء کرام نے اس سے ہمیشہ اجتناب کا مشورہ دیا۔ اور اس کے متبادل کے لئے مذاکرہ ومباحثہ کا دروازہ کھولا جس کے نتیجہ میں علماء ہی کی کاوشوں سے تکافل کا نظام وجود میں آیا۔ ۲۰۰۵ میں سیکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن آف

پاکستان (SECP) نے تکافل کے قواعد جاری کئے۔اور پاکستان میں تکافل کے نظام میں دلچسپی رکھنے والی تکافل کمپنیوں کو لائسنس جاری کئے۔چنانچہ اب اسلامک انشورنس یا تکافل نام ہے باہمی تعاون کی ایک ایسی انجمن یا تکافل کمپنی یا ادارہ کا جو تبرع کے ذریعہ کام کرتی ہے۔جس میں تمام شریک رسک میں شریک ہوتے ہیں اور وتعاونوا علی البر والتقوی کے اصول پر کام کرتے ہیں۔دنیا میں تکافل کے مختلف موڈ اور ماڈل موجود ہیں پاکستان میں وقف وکالہ ماڈل رائج ہے۔

تکافل اور انشورنس میں بنیادی فرق یہ ہے کہ: تکافل ایک عقد تبرع ہے جبکہ انشورنس عقد معاوضہ ہے۔اور ہر دو کے احکام الگ الگ ہیں۔

تکافل میں فائض (surplus) یعنی قدرِ زائد میں سے ممبرز کو بھی حصہ مل سکتا ہے جبکہ انشورنس میں پورا فائض (بچت سے حاصل ہونے والی رقوم) انشورنس کمپنی کا ہوتا ہے......

تکافل میں دی جانے والی رقوم فنڈ کی ملکیت میں جاتی ہیں تکافل کمپنی اس کی مالک نہیں ہوتی جبکہ انشورنس میں ان رقوم کی مالک انشورنس کمپنی ہوتی ہے۔

تکافل میں جمع شدہ رقوم پر حاصل شدہ نفع بھی فنڈ میں جاتا ہے تکافل کمپنی اس کی مالک نہیں ہوتی جب کہ انشورنس میں اس نفع کی مالک کمپنی بھی ہوتی ہے۔

تکافل کا اصل مقصد تعاون علی البر والتقوی ہے کوئی کاروبار اصلاً مقصود نہیں، اس لئے تکافل کے کاغذات میں ایسے الفاظ سے گریز کیا جاتا ہے جن سے معاوضہ یا کاروبار کا تاثر ملتا ہو۔جبکہ انشورنس کا اصل مقصد کاروبار ہی ہے۔

تکافل میں تکافل کمپنی کی حیثیت وکیل کی ہے جبکہ انشورنس میں کمپنی ہی اصیل اور مالک ہے۔

تکافل کی شرعی نگرانی ہوتی ہے اوراس میں یہ تاکید کی جاتی ہے کہ فنڈ کو صرف ان معاملات میں لگایا جائے جو شریعت کے مطابق ہوں تکافل کے فنڈز کو ناجائز کاروبار میں لگانا مطلقا جائز نہیں۔جبکہ انشورنس کمپنی کے فنڈز میں حلال وحرام کی کوئی تمیز نہیں ہوتی اور ہر کاروبار میں کمپنی سرمایہ لگا کر منافع یا انٹریسٹ کماتی ہے۔

تکافل رولز کی رو سے ہر تکافل کمپنی کو ایک شریعہ بورڈ بنانا لازمی ہے جو اس کے معاملات کی نگرانی کرے اور کوئی کام تکافل میں خلافِ شریعت ہونے نہ دے۔

اس وقت وطنِ عزیز میں متعدد تکافل کمپنیاں کام کررہی ہیں اور تقریبا ہمہ اقسام تکافل مہیا کررہی ہیں جن میں جنرل تکافل، فیملی تکافل ، لائف تکافل، انفرادی فیملی تکافل ، گروپ فیملی تکافل وغیرہ شامل ہیں ۔(مزید تفصیلات کے لئے تکافل پر کتب کا مطالعہ مفید ہوگا)

چونکہ تکافل کمپنیاں ایس ای سی پی کے تحت قائم ہیں اور رجسٹرڈ ہیں اس لئے حکومتِ وقت کو ان کمپنیز کو انشورنس کے متبادل کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے انشورنس کا پورا نظام اس میں ضم کردینا چاہئے اور تکافل کے سوا دوسرا کوئی راستہ باقی نہیں رکھنا چاہئے تاکہ لوگ دورنگی کا شکار نہ ہوں کہ چاہیں تو غرر قمار اور ربا کی حامل انشورنس کرالیں یا خالص اسلامی انشورنس (تکافل) کی سہولت حاصل کرلیں......

اللہ رب العزت اربابِ اختیار کو جلد اس طرف متوجہ فرمائے اور وہ اس کارِ خیر میں اپنا حصہ شامل کر کے ملک کو سودی معیشت کے چنگل سے نکالنے کا کام جلد مکمل کرسکیں۔

غلطیوں کی اصلاح

قارئینِ کرام مجلّہ فقہ اسلامی کی مجلس ادارت کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ اس میں شائع ہونے والے مضامین کی پروف ریڈنگ احتیاط سے کی جائے۔مگر اس کے باوجود بعض مطبعی اغلاط رہ جاتی ہیں۔لہذا دوران مطالعہ جہاں غلطی محسوس فرمائیں اسے اپنے ہاتھ میں موجودہ نسخہ مجلّہ میں فوراً درست فرمالیں تاکہ اگر کوئی اور اس کا مطالعہ کرے تو اس پر یہ گراں نہ گزرے ۔ اور ماہ بماہ اگر ہمیں بھی تحریری طور پر اغلاط سے مطلع فرماتے رہیں تو ہم دیگر قارئین کو مطلع کر کے اصلاح کی کوشش کریں گے۔

(مجلسِ ادارت)

☆مامضی فات وما ذھب مات فلا تفکر فیما مضی فقد ذھب وانقضی.☆